سوال

آپ کی ویب سائٹ پر "عشرہ ذوالحجہ "کے عنوان سے ایک مضمون ہے، جس سے مجھے یہ سمجھ آئی ہے کہ نوذوالحجہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے، لیکن آپ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا عشرہ ذوالحجہ کے باقی ایام کے روزے رکھنا سنت ہیں یا نہیں کچھ احادیث ہیں جن کے صحیح ہونے کے بارہ میں مجھے علم نہیں جن میں ان دس ایام کی فضیلت بیان ہوئی ہے، اور وہ ان ایام میں اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی ترغیب دلاتی ہیں اوران میں روزے رکھنا بھی شامل ہے, وہ احادیث درج ذیل ہیں : 1 ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "عشرہ ذوالحجہ کے علاوہ کسی اورایام میں اللہ تعالی کوعبادت کرنا زیادہ پسند نہیں ان ایام میں بہت زیادہ محبوب ہیں، ان میں ہر ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے، اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے "اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ اور امام بیھقی نے روایت کیا ہے 2 حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں : پانچ کام ایسے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے : یوم عاشورا کا روزہ، اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے، اور ہر ماہ کے تین روزے، اور فجر سے قبل دو رکعت ادا کرنا " اسے امام احمد اور امام نسائی نے روایت کیا ہے ان احادیث سے سمجھ آتی ہے کہ صرف نوذوالحجہ کا روزہ ہی سنت نہیں، بلکہ پورے عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھنا بھی سنت ہے تو کیا یہ صحیح ہے، اور آپ کے اس مضمون میں اسے کیوں نہیں بیان کیا گیا ؟ اور کیا مذکورہ بالا احادث صحیح ہیں ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

ہماری ویب سائٹ عشرہ ذوالحجہ کے پہلے نوایام کے روزے رکھنے کے استحباب کو بیان کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں :

سوال نمبر (41633) اور (49042) اور (84271).

دوم :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عشرہ ذوالحجہ کے علاوہ کوئی اورایام اللہ تعالی کو اتنے پسند نہیں جتنے ان دس ایام میں عبادت کرنا پسند ہے، ان ایام میں ہر ایک دن کا روزہ ایک برس کے برابر ہے، اور ہر رات کا قیام کرنا لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے "

اسے امام ترمذی نے حدیث نمبر (758) اور البزار نے حدیث نمبر (7816) اور ابن ماجہ نے حدیث نمبر (1728) میں ابو بکر بن نافع البصری کے طریق سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ حدثنا مسعود بن واصل عن نھاس بن فھم عن قتادۃ عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ

نھاس بن فھم اور مسعود بن واصل کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے، اسی لیے علماء حدیث متفقہ طور پر اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یہ حدیث غریب ہے، ہم مسعود بن واصل عن النھاس کے طریقہ کے علاوہ کسی اور سے اس حدیث کو نہیں جانتے

میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث سے دریافت کیا تو وہ اس طریق کے علاوہ کسی اور سے نہیں جانتے تھے

قتادۃ نے سعید بن مسیب سے مرسل بیان کیا ہے، اور یحی بن سعید نے نھاس بن فھم کے حفظ کے بارہ کلام کی ہے " انتہی

اور امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اس کی سند ضعیف ہے " انتہی

دیکھیں : شرح السنۃ (624/2) .

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اس میں ضعف ہے " انتہی

دیکھیں : شرح العمدۃ (555/2) .

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اس کی سند ضعیف ہے " انتہی

دیکھیں : فتح الباری (534/2) .

اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ حدیث نمبر (5142) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے

اور حافظ ابن رجب رحمہ اللہ یہ اور دوسری احادیث بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں :

" دوسری مرفوع احادیث بھی ہیں لیکن یہ سب موضوع ہیں، اس لیے ہم نے ان اور اس جیسی دوسری احادیث سے اعراض کیا ہے جو عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت میں موضوع ہیں اور یہ بہت زیادہ ہیں " انتہی

دیکھیں : لطائف المعارف (262) .

سوم :

سوال میں وارد دوسری حدیث :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزیں کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے "

اس حدیث کا مدار ھنیدۃ بن خالد خزاعی پر ہے اس سے کئی ایک سندیں آئی ہیں اور الفاظ بھی مختلف ہیں :

پہلی :

ھنیدۃ بن خالد عن ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنھا

اس سے الحر بن الصیاح نے اور الحر سے اس طریق میں تین راویوں نے روایت کی ہے :

1 عمرو بن قیس الملائی :

اس کی روایت امام نسائی نے سنن نسائی حدیث نمبر (2416) اور امام احمد نے مسند احمد (59/44) اور طبرانی نے المعجم الکبیر (205/23) اور ابن حبان نے صحیح ابن حبان (332/14) میں اور ابو یعلی نے مسند ابی یعلی (469/12) میں روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :

"چار چیزیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑا کرتے تھے : یوم عاشوراء کا روزہ اور عشرہ (ذوالحجہ) کے روزے اور ہر ماہ تین ایام کے روزے، اور صبح سے قبل دو رکعتیں"

عمرو بن قیس سے روایت کرنے والا راوی ابو اسحق اشجعی ہے جو کہ مجہول ہے، اس لیے محققین سند نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (4/ 111) میں بھی ضعیف کہا ہے

2 زہیر بن معاویہ ابو خیثمہ :

امام نسائی نے الکبری (135/2) میں روایت کیا ہے زہیر کے الفاظ یہ ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے، مہینہ کے پہلے سوموار کے دن پھر جمعرات اور پھر اس کے بعد والی جمعرات کو"

3 شریک :

اسے امام نسائی نے الکبری (135/2) اور امام احمد نے مسند احمد (460/9) طبع موسسۃ الرسالۃ میں روایت کیا ہے اور اسے شریک نے مسند ابن عمر میں سے زہیر کے الفاظ کے ساتھ ہی بیان کیا ہے

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"میں نے اپنے والد اور ابو زرعۃ سے اس حدیث کے بارہ میں دریافت کیا جسے شریک نے الحر بن الصیاح عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ سوموار اور جمعرات اور اس کے بعد سوموار کا روزہ رکھا کرتے تھے"

ان دونوں کا کہنا تھا : یہ غلط ہے، بلکہ وہ تو الحر بن صیاح عن ھنیدۃ بن خالد عن امراتہ عن ام سلمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے ہے " انتہی

دیکھیں : العلل (231/1).

محققین کا کہنا ہے کہ :

"اس کی سند ضعیف ہے شریک وہ ابن عبد اللہ النخعی ہے جو کہ سیئ الحفظ ہے، اور اس پر حدیث کے الفاظ مختلف ہیں پھر انہوں نے اختلاف کا ذکر کیا ہے " انتہی

دیکھیں: المسند(460/9).

دوسری وجہ:

عن ہنیدۃ بن خالد عن امراتہ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسے اس طریق سے ابو عوانہ عن الحر بن الصیاح عن ہنیدۃ سے روایت بیان کرتا ہے جسے ابوداود نے حدیث نمبر(2437) اور امام نسائی نے حدیث نمبر(2372) اور(2418) اور امام احمد نے(24/37) اور(69/44) اور بیہقی نے سنن الکبری(284/4) میں اور امام طحاوی نے شرح معانی الآثار(76/2) میں روایات کیا ہے

ابوداود میں اس کے الفاظ یہ ہیں:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوذوالحجہ اور یوم عاشوراء اور ہر ماہ کے تین روزے رکھا کرتے تھے مہینے کے پہلے سوموار اور جمعرات کا"

تیسری وجہ:

عن ہنیدۃ عن امہ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا:

یہ محمد بن فضیل کے طریق سے ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حسن بن عبید اللہ نے ہنیدۃ الخزاعی وہ اپنی ماں سے اور وہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین ایام کے روزے کا حکم دیتے، پہلی جمعرات اور سوموار اور سوموار کا

اور ایک روایت میں ہے:

"مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں تین روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے سوموار اور جمعرات اور دوسرے جمعہ کے سوموار کا"

اور ایک روایت میں ہے:

"مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے تین روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے: پہلا سوموار اور جمعہ اور جمعرات کا"

اسے امام احمد نے مسند احمد(82/44) میں اور ابویعلی نے مسند ابویعلی(315/12) میں اور ابوداود نے سنن ابوداود حدیث نمبر(2452) میں اور امام نسائی نے سنن نسائی(221/4) میں روایت کیا ہے

اس میں نوذوالحجہ کے روزے کا ذکر نہیں، اور نہ ہی یوم عاشوراء کے روزے کا ذکر ہے، بلکہ صرف ہر ماہ تین روزے پر اقتصار کیا گیا ہے

چوتھی وجہ:

عن ہنیدۃ عن امراتہ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا:

یہ عبدالرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبداللہ عن الحر بن صیاح عن ہنیدۃ بن خالد عن امراتہ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا کے طریق سے سابقہ الفاظ سے مروی ہے

اسے طبرانی نے المعجم الکبیر (216/23) اور (420/23) اورابو یعلی نے مسند میں روایت کیا ہے

پانچویں وجہ :

ہنیدہ بن خالد کہتے ہیں میں ام المومنین کے پاس گیا اس میں انہوں نے ام المومنین کا نام ذکر نہیں کیا

یہ زہیر بن معاویہ عن الحر بن الصیاح کے طریق ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہنیدہ الخزاعی سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں ام المومنین کے پاس گیا اوران کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے تین روزے رکھا کرتے تھے مہینے کے پہلے سوموار اور پھر جمعرات اور پھر اس کے بعد والی جمعرات کا"

اسے امام نسائی نے سنن نسائی حدیث نمبر (2415) میں روایت کیا ہے

حاصل یہ ہوا کہ نقاد الحدیث اس حدیث کے متن اور سند کے مختلف ہونے کی بنا پر اس پر حکم لگانے میں مختلف ہیں :

چنانچہ امام زیلعی نے نصب الرایۃ (157/2) اور مسند احمد کے محققین نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے ، اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے جیا کہ مجموع فتاوی ابن باز (417/15) میں درج ہے ، اس لیے کہ حدیث کے متن اور سند میں اضطراب ہے ، لگتا ہے کہ حدیث پر حکم کے لیے یہی متجہ ہے

لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود (7/196-199) میں زہیر بن معاویہ اور ابو عوانہ عن الحر بن صیاح کی دونوں روایتوں کو صحیح قرار دیا ہے

اور دار قطنی کی العلل (15/121-122) میں درج ہے کہ :

"ہنیدہ بن خالد الخزاعی عن حفصہ کی حدیث کے بارہ میں دریافت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار اشیاء کو ترک نہیں کیا کرتے تھے : یوم عاشوراء کا روزہ اور عشرہ ذوالحجہ کا روزہ اور ہر ماہ تین روزے ، اور صبح سے قبل دو رکعت "

تو وہ کہنے لگے : اسے حر بن صیاح ہنیدہ بن خالد خزاعی کے طریق سے حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتا ہے

اور حسن بن عبیداللہ اس کی مخالفت کرتے ہوئے اس سے اختلاف کیا ہے چنانچہ اسے عبدالرحیم بن سلیمان حسن بن عبیداللہ عن امہ عن ام سلمہ کے طریق سے بیان کرتے ہیں

اوراسے ابو عوانہ نے حر بن صیاح عن ہنیدۃ عن امراتہ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے جس میں انہوں نے ام المومنین کا نام نہیں لیا " انتہی

واللہ اعلم .